

جہاد افغانستان میں شہید شیخ جمیل الرحمن کے لازوال کارنامے

تحریر ابن ممتاز پشاور

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات کا درجہ دیکر اور اپنا نائب بنایا کہ اس دلکش سر زمین پر بسایا اور دنیا کے تمام لوازمات اور مخلوقات کو ان کے تابع بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل جیسی عظیم شے سے نواز کر انہیں نیک و بد کا درس دیا اور حضرت انسان کو خبردار کیا گیا کہ ان کے نیک اعمال پر تحفہ عظیم اور بد اعمال پر درد عظیم دی جائے گی انسانوں کی راہنمائی اور انہیں راہ حق پر ڈالنے کیلئے وقتاً فوتاً پیغمبر ان کرام دنیا میں شریعت لاتے رہے۔ نبی آخرالازماں ﷺ کے بعد یہ کام ان کی عظیم امت کے سپرد کیا گیا کہ یہ امت امر بالمعروف و نهى عن المنکر کا عظیم فریضہ سر انجام دے گی لیکن شیطان تو ہے ہی نیک لوگوں کو ورغللانے اور مسلمانوں کو تباہی سے دوچار کرنے کیلئے خواہ وہ تباہی دنیاوی ہو یا ابدی ظاہر آہو یا باطن۔ شیطان مسلمانوں کو دنیاوی اسائزات و تعیشات کی طرف راغب کرتے ہیں تاکہ وہ اس عظیم مقصد کو بخلافیں اس کام کی ابتداء شیطان پہلے حکمران اور امراء سے کرتے ہیں جب حکمران اور امراء اس کے جال میں پھنستے ہیں تو وہ عیاش بن جاتے ہیں اور یوں بے غیرتی بے حیاتی، عربی فی عیاشی اور فاختی فروغ پاتی ہیں اور جب یہ فروغ پاٹا شروع کریں تو سمجھلو کہ قوم کی تباہی عنقریب ہے انہیں ادوار میں یا تو قویں تباہ ہو جاتی ہیں یا اللہ تعالیٰ خصوصی رحمت فرا کر ان کی راہنمائی کیلئے نیک بندے

بھجتے، میں جو دنیا میں اپنا مش مکمل کرتے ہی سفر آخرت پر روانہ ہو جاتے ہیں اور یوں ان کے مش کی تکمیل سے دنیا میں انقلابات آ جاتے ہیں کچھ بھی صورت حال اللہ تعالیٰ نے افغانستان کی اندھیر گدری میں اپنا فی۔ جب افغانستان کے ناہل حکمران و امراء عیاشیوں کے دلدل میں پھنس گئے ہے جیاں بے شرمی اور فاشی کو دانستہ طور پر فروغ دیا گیا۔ روی اثرات دن بدن افغان قوم کے عیاش طبقے میں پھیل رہے تھے۔ چوری چھپے کھیونزم کے لحداں نظریے کی آبیاری کی جا رہی تھی۔ شراب شباب کباب افغان نوجوانوں میں سرایت کرتی رہی۔ سوویت یونین کی نوازشات و عنایات تیرنی سے افغانستان پر برستی رہیں۔ روی خزانوں کے منہ ان کے رخ افغانستان کی طرف پھیردیئے گئے۔ دوستی کے نام نہاد معاہدوں کے ذریعے افغان قوم کو ایک طرح روس کے ہاتھ بیچ دیا گیا ان بھی انک حالت اور جہالت کی تاریکیوں میں ایک نورانی شخصیت آتے ہی چھا جاتی ہے اور آمریت کے سیاہ دور میں سردار و اود کو لکارتے ہوئے میدان میں ڈٹ جاتی ہے اور دن رات قوم افغان کو تباہی سے بچانے کی جدوجہد میں مصروف عمل ہو جاتا ہے۔

یہ مردموں نام امام الجہاد بانی جماد افغانستان مذکور اسلام حضرت شیخ جمیل الرحمن رحمہ اللہ شہید تھے۔

حضرت شیخ جمیل الرحمن (رحمہ اللہ) افغانستان کے ایک پسمندہ صوبے کنٹر کے ایک گاؤں نسلگا میں پیدا ہوئے اسی صوبہ کنٹر کو کئی لحاظ سے امتیاز حاصل ہے۔ حضرت جمال الدین افغانی اسی صوبے سے تعلق رکھتے تھے جس نے عمر عزیز مسلمانوں کے اتحاد و بیکھتی کے لئے وقف کی تھی اور پان اسلام ایم کا نعمہ بلند کر کے اقوام عالم کو لرزائ کر کھو دیا تھا۔ مسلمانوں کے عالی لیدر کے طور پر گوانے

گئے۔ اسی صوبہ کنٹر کو افغان جماد کے آغاز کا شرف حاصل ہے اور اسی صوبے کو اس جدید دور میں اسلامی تعلیمات کا گھوارا بنا کر یہاں پر مکمل اسلامی شریعت کے نتاذ کا اعزاز حاصل ہے اور اسی سر زمین پر شیخ جمیل الرحمن نے جنم لیکر ان محیر العقول کارنا میں انجام دیئے جن کا تصور اس جدید دور میں ناممکن ہے۔

شیخ شید بچپن ہی سے انتہائی ایماندار دیانتدار پریزیرنگار مستقی اور خدا ترس واقع ہوتے تھے دینی علوم سے والہانہ محبت رکھتے ہوئے حاصل پاکستان ہوئے یہاں کے متاز دینی مدارس میں اعلیٰ تعلیم سے بھرہ مند ہو کر اور شیخ القرآن کا لقب پا کر اپنے آبائی وطن ننگلام تشریف لائے۔ اس دور میں مسلمانوں میں بدعاں اور غیر اسلامی رسم و رواج فروغ پار ہے تھے۔ مسلمان اسلامی تعلیمات سے بے بھرہ ہوتے جا رہے تھے۔ چنانچہ جاہلی رسم و رواج کے خاتے اور اسلامی تعلیمات کے فروغ کیلئے کھر بستہ ہوئے۔ (تحریک اصلاح معاشرہ و اصلاح عقیدہ) کے پلیٹ فارم سے اپنی جدوجہد کا آغاز کیا علمائے حق کیے بعد دیگرے شامل ہوتے چلے گئے اور جلد ہی یہ قافلہ اسلام کنٹر میں توحید کا لافافی نور پھیلانے لگا۔

دواو کی سفارک حکومت مسلمانوں کیلئے وہاں جان بن رہی تھی۔ نام نہاد معاہدوں کے ذریعے روس افغانستان میں اپنے قدم جمارا تھا۔ مسلم افغانستان کے اسلامی دنیا سے رابطے اور تعلقات اس قدر کم زور پڑ گئے کہ اس پر غیر مسلم ملک کا گھمان ہونے لگا تھا۔

لاد دینی اور کمپیونٹ مالک سے والہانہ انداز میں تعلقات استوار ہو رہے تھے۔ کمیوزم کا پرچار جاری تھا اور قوم افغان مسٹھی بھر کمپیونٹوں کے زرخے میں پھنس رہی تھی۔

ان حالات کو محسوس کرتے ہوئے شیخ جمیل الرحمن رحمہ اللہ داؤد کے مقابلے میں ڈٹ گئے اور حکم کھلان کے نظریات اور معاهدات پر شدید نکتہ چینی شروع کر دی۔

طااقت کے تھے میں دست داؤد کو خطرہ لاحق ہوا اور حضرت شیخ کو گرفتار یا شدید کرنے کی مذموم کوشش شروع ہو گئی۔ حضرت شیخ کے کئی رشتہ داروں کو اغوا کیا گیا جن کا تابحال پتہ نہیں چل سکا۔ داؤد کی سفا کیاں جب تجاوز کرنے لگیں تو شیخ مجبور آسنٹ رسول کی پیروی کرتے ہوئے پاکستان بھرت کر گئے۔

سعودیت یونیون کے توسع پسندانہ نظریات کا علم دنیا نے عالم کو اواکل ہی بے تھا انہیں مذموم عزائم کے ساتھ سعودیت یونیون افغان حکومت اور مٹھی بھر کمپیونٹوں پر بے تھاش سرمایہ کاری کر رہا تھا۔ کیونکہ مشرق و سطحی کے قیمتی وسائل کی راہ افغانستان سے ہو کر گزتی تھی۔ پس بے تھاش سرمایہ کاری کے بعد جب روس کو افغان حکومت، امراء اور کمپیونٹوں پر اختیاد فائماً ہوا تو اپنے مذموم عزم کی تکمیل کی طرف پیش قدی شروع کی اور اپریل ۱۹۷۸ء میں ایک خونی انقلاب کے ذریعے ایک فوجی افسر عبد القادر نے داؤد کا تنہہ اٹھا کر انہیں اور ان کے ساتھیوں کو قتل کیا اور مسند اقتدار کمپیونٹ پارٹی کے رہنسنا نور محمد ترہ کی کے حوالے کیا۔ اب تو کمپیونٹوں کے وارے نیارے ہوئے۔ اسلامی تعلیمات کی سرعام پالیاں شروع ہوئیں۔ اسلام کو فرسودہ نظام قرار دیا جانے کا بے حیائی، عربیانی، فاشی اور دیگر گناہ سر بازار ہونے لگے الغرض افغان قوم کو عیاش اور کمپیونٹ کے لحدانہ نظریے کی لڑی میں پروئے کی مذموم و گھناؤنی کوشش شروع ہوئی۔

افغان جس کے رگ میں غیرت، بہادری، سرکشی اور اسلام سے والمان
محبت سراست تھی۔ ان حالات میں بے بی سے علمائے حق کو تکر رہے تھے
جنہوں نے ہر مشکل وقت میں قوم کی راہنمائی کی تھی۔ علمائے حق سکوت توڑتے
ہوئے ایک جگہ جمع ہوئے اور حکومت وقت کے خلاف فتویٰ جہاد صادر کیا۔

فتاویٰ کافوری رو عمل صوبہ کنڑ میں منتظر عالم پر آیا جہاں چند جانشواران اسلام
نے سروں پر کفن باندھ کر سرکاری فوج پر حملہ کیا جس میں تین مجاہدین نے جام
شاداد نوش فرمایا۔ شیخ جمیل الرحمن نے کنڑ کی وادی یونچ سے جہاد کا آغاز کیا اور
نئتے ہاتھوں دشمنوں پر تابڑ توڑ جھلک کر کے بڑی مقدار میں اسلحہ و گولہ پارو د پر قبضہ کیا
کنڑ میں سرکاری فوج سے چھینا ہوا اسلحہ دوسرے صوبوں پر پھیلا دیا گیا اور یون جہاد
فی سعیل اللہ پھیلتا چلا گیا۔

اسی وجہ سے شید شیخ کو بانی جہاد افغانستان کہا جاتا ہے کنڑ میں شروع
ہونے والے جہاد سے ترہ کئی انگاروں پر لوث رہا تھا اور اپنی فضائیہ کو شید شیخ
جمیل الرحمن کے گاؤں ننگلام کو تباہ کرنے کے احکام دیئے خوفناک جنگی طیاروں کی
ہوناک بمباریوں سے پانچ ہزار آبادی پر مشتمل گاؤں ننگلام مٹ گیا۔ کمیونٹیوں
کی سفا کیاں روز بروز بڑھتی چلی جا رہی تھیں۔ جانشواران اسلام سروں پر کفن باندھ کر
میدان میں ڈٹ گئے۔ جہاد افغانستان وسعت اختیار کرتا رہا اور غداران قوم و مت ہر
طرح جدید ساز و سامان سے لیس ہونے کے باوجود شکست پر شکست کھاتے رہے۔
سوویت یونین کی ہوناک ٹکاہیں افغانستان پر بھی ہوئی تھیں اور مجاہدین کی
کامیابیوں پر یونچ و تاب کھاتے رہے۔ ترہ کئی کو جہاد پر قابو پانے میں ناکامی ہوئی۔
سوویت یونین کے رید سکنل ملنے سے دوسرا مہرہ میدان میں آگیا۔ ترہ کئی قتل

ہوا اور حفیظ الائین مسند اقتدار پر کھٹ پتلی حکمرانوں کی حیثیت بے بر اجنب
ہوئے اب تو ہر طرف موت کا بھیانک رقص تھا۔ افغانستان میں خونین ہولیاں
کھیلی جا رہی تھیں لاکھوں افغان بے بسی کی حالت میں گھر بار چھوڑ کر پاکستان پر
ایران کی طرف ہجرت کرنے لگے۔ غیر مسلح معصوم آبادیاں وحشت انگریز اور
بھیانک بمباریوں کے لانتہاہی سلسلوں کی زد میں تھیں۔ لیکن جماد کو روز بروز دوام
حاصل ہوتا رہا۔ حفیظ بھی ناکام ہو کر قتل ہوئے اور مغلص کھیونٹ بہر ک کارمل کو
اقتدار سونپ دیا گیا جس نے آتے ہی حن نمک ادا کرتے ہوئے سوویت یونین
کو افغانستان پر حملہ آور ہونے کی دعوت دی سوویت یونین تو پہلے ہی سے بے
تاب تھا پس ۱۹۷۹ء میں لاکھوں فوجیوں نے ہلاکت انگریز ہتھیاروں بھیانک
طیاروں، خوفناک ٹینکوں، سکڈ میرزاں، نیپام بم اور دیگر وحشت انگریز ہتھیاروں سے
لیں ہو کر افغانستان پر حملہ کیا۔ شکست کے لفظ سے نا آشنا اس جنگجو قوم افغان کو
ایک مرتبہ پھر ماضی کی یادیں تازہ کرنے کا موقع مل گیا۔ ایک طرف سو فیصد تعلیم
یافتہ، لہدانہ نظریے کے داعی دنیا کے دو تہائی رقبے پر قابض قوم تھی اور دوسری
طرف انتہائی پسanzaہ جدید عکری لحاظ سے تقریباً گنتے، تعداد میں انتہائی قلیل لیکن
ایمان کی عظیم دولت سے مسلح قوم افغان تھی۔

دنیا جماد کے لفظ سے آشنا ہوئی اور ایک عظیم اسلامی حکم پر عمل در آمد
ہوتے دیکھ رہی تھی۔ مجاہدین کی کامیابیوں کا ذکر اچار اطراف بج رہا تھا دنیا بے بسی
سے ایک خوفناک تماشہ دیکھ رہی تھی۔ اقوام عالم سوویت یونین کے گھناؤ نے
تو سچ پسندانہ عرام سے تحریر رہی تھیں۔
مجاہدین عزم وہست کے پہاڑ بن گئے جماد فی سبیل اللہ مقصد حیات بن گیا۔

مسلمانان عالم سجدہ ریز تھے اور مجاہدین کی کامیابیوں کیلئے اللہ تعالیٰ کے سامنے جھوپ پھیلائے ہوئے تھے۔ پاکستان سعودی عرب اور دوسرے ممالک مجاہدین کے بازو بن چکے تھے۔ مجاہدین سرخرو ہوتے جا رہے تھے اور سوویت یونین دلدل میں پھنس رہا تھا۔ کروڑوں ڈالر یومیہ نقصان اس کا اقتصادی دیوالیہ بکال رہا تھا۔ ہزاروں فوجیوں جدید ترین ہستھیاروں و طیاروں بھی انک طیکنوں، مہلک سکڈو بیلاسک میرزا یلوں، توپوں اور دیگر سازوں سامان سے ہاتھ دھو رہا تھا۔

جہاد کو منظم کرنے اور دوام دینے کیلئے افغان لیدروں نے اپنے احزاب بنائے اور کمیونٹیوں کیلئے و بال جان بن گئے۔ شیخ جمیل الرحمن نے اپنے مجاہدین کو جماعت الدعوة الی القرآن والسنۃ کے تحت منظم کیا اور بچاس ہزار مجاہدین کے ہمراہ دن رات کمیونٹیوں کو واصل جہنم کر رہے تھے۔

سوویت یونین کو اپنی تباہی صاف نظر آرہی تھی اور درپرداہ امریکہ اور مغربی ممالک کے پاؤں پکڑ کر افغانستان سے نکلنے کی تدبیر تیار کرنے کی درخواست کر رہا تھا۔ اور آخر کار ۱۹۸۷ء میں جیسا معاہدے کی آڑ لیکر سرخ فوج بے بسی سے دریائے امو عبرور کر گئی اور اپنی توسعہ پسندانہ عزائم کے خوفناک زخمیوں کو چھانٹنے لگی۔

سوویت افواج کے بید خل ہوتے ہی شیخ جمیل الرحمن نے جانشیاری اسلام کے ہمراہ صوبہ کنڑ کو افغان کمیونٹیوں سے پاک کرنے کا مصمم ارادہ کیا اور ایک سال کی طویل جدوجہد اور بڑی قربانیوں کے بعد کنڑ افغانستان کا پہلا صوبہ بن گیا جو سوویت یونین کے اخلاق کے بعد مکمل طور پر آزاد ہوا۔

اب شیخ جمیل الرحمن رحمہ اللہ اپنے دیرینہ خواب کی تکمیل کیتے کہر بستہ

ہوئے اور کنڑ میں تمام مجاهدین پارٹیوں کے مابین پر امن حالات میں تناسب نمائندگی کی بنیاد پر انتخابات کا العقاد ہوا جس میں جماعت الدعوة الی القرآن والسنة افغانستان کو قلع نصیب ہوئی اور یوں امارت اسلامی کے نام سے حکومت تشکیل پائی۔^۷ جس کے امیر شیخ جمیل الرحمن منتخب ہوئے۔ انتخابات میں لئے ہوئے ووٹوں کی بنیاد پر دیگر پارٹیوں کو شوری میں نمائندگی دی گئی اور یوں ایک مختص دیندار ایماندار اور صحیح مسلمان ادارہ معرض وجود میں آیا۔ بڑی تیزی سے اسلامی شریعت کو نافذ کرنے کے اقدامات شروع ہوئے۔ شرعی عدالتیں قائم کی گئیں ان عدالتوں سے انصاف کا حصول جلدی ہوتا تھا۔ عدالیہ کو مکمل خود اختار کیا گیا کہ وہ قرآن و سنت کے علاوہ کسی اور سے متاثر نہ ہو۔ چوروں کے ہاتھ کاٹنے کے زانیوں کو سنگار کیا گیا۔ قاتلوں کو گولی سے اڑا دیا گیا۔ ڈیڑھ سو چھوٹے بڑے مدارس قائم کئے گئے جہاں جدید علوم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم پر خصوصی توجہ دی جاتی تھی۔ امارت اسلامی کی حفاظت کیلئے چھ ہزار تربیت یافتہ فوج اور دو ہزار تربیت یافتہ پولیس رکھی گئی۔ ذخیرہ انہوں نوں، رشوت خوروں، راہزنوں، لشیروں اور دیگر جرام پیش افراد کے خلاف منظم کارروائیاں کر کے ان کا صفائیا کر دیا گیا۔ مشیات جو آج عالمگیر مسئلہ بن چکا ہے اور دنیا کا کوئی بھی ملک خواہ وہ کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو، اس سلسلے پر قابو پانے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ لیکن شیخ شیخ جمیل ا الرحمن نے امارت اسلامی میں اس سلسلے پر مکمل قابو پالیا تھا۔ پوست کی کھدائی فصلوں کو تلف کر کے کانوں کو معاوضہ کے علاوہ متبادل روزگار بھی دلا دیا گیا۔ تمام لشہ آور اشیاء پر مکمل پابندی الگادی گئی۔ کنڑ کو مشیات سے مکمل پاک کر دیا گیا مشیات کے سمجھوں کے راستے مدد کردیئے اور سمجھوں سے چیزیں ہوئی

مشیات دریائے کنڑ میں بہادی جاتی۔ امارت اسلامی کے باشندے اسلامی شریعت کے مطابق اپنی زندگی ان ڈھال چکے تھے۔ اور اسلامی نظام کے فیوض و برکات سے ہر طرف امن و لامان و خوشحالی کا دور دورہ تھا۔ دشمنان اسلام اس تجربے سے سنت نالاں تھے اور اس کو نقصان پہنچانے کی مذنوں سازش شروع ہو چکی تھی۔ اس جدید دور میں چودہ سو سالہ پرانے نظام کو مکمل راجح کرنا اور اس کا استئانی کامیابی سے چنان ایک معجزہ ہی تو تھا۔ جس نے مسلم دشمن قوتوں کی نیندیں حرام کی ہوئی تھیں دنیا کے تمام استحصالی اور جابرانہ نظاموں کو سخت خطرہ لاحق ہوا۔ دنیا کے حیرت و خوف سے اس تجربے کو دیکھ رہی تھیں کیونٹ نجیب اور ان کے حواریوں کو امارت اسلامی کی شکل میں اپنی بھیانک موت صاف نظر آرہی تھی۔ لہذا اپنے آقاوں کی پشت پناہی سے اپریل ۱۹۹۱ء کو سکڈ ڈیبلیسک میرزا یلوں سے امارت اسلامی کے دارالخلافہ اسد آباد پر خوفناک حملہ کیا گیا جس سے ہر سو تباہی پھیل گئی۔ سینکڑوں موقع پر شید ہوئے۔ ہزاروں زخمیوں سے چور تھے۔ ماحول آہ و بکا میں ڈوبا ہوا تھا لیکن امارت اسلامی کے حوصلہ مند دلیروں نے شدما کو دفن اور زخمیوں کو ہسپتال پہنچایا اور دن رات کام کر کے ان کے غمتوں میں شریک ہو کر ان کے دل جیت لئے۔

اس سانحے کے بعد خوفناک سازش پا یہ تحریک تک پہنچنے لگی مجاہدین کے مابین اختلافات کو ہوادی گئی۔ مئی ۱۹۹۱ء سے اگست کے آخر تک امارت اسلامی شدید حملوں کی زد میں تھی تا آنکہ ۳۰ اگست ۱۹۹۱ء کو جمہ کے پارکت دن جب شیخ جمیل الرحمن وضو کر کے نماز کی تیاری میں مصروف تھے ایک بد بخت دشمن اسلام نے عربی کے بھیں میں آ کر مگر اسلام پر گولیاں برسائیں جس سے بانی جماد

افغانستان موقع پر شمید ہوئے اگرچہ قاتل واصل جسم ہوا لیکن عالم اسلام کو ایک خاص داعی اسلام بانی امارت اسلامی اور ناقابل فراموش شخصیت سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جدا کر دیا۔

خون رنگ لاتا ہے تو انقلابات ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ آج اقوام عالم مجاہدین افغانستان کے خون سے آنے والے انقلابات دیکھ رہی ہیں۔ سوویت یونین اپنے لحدانہ نظریہ (کمیوزم) کے ہمراہ حرف غلط کی طرح مت چکا ہے۔ کمیونٹ مالک یکے بعد دیگر آزاد ہو چکے ہیں۔ آزادی کی تحریکوں میں جماد افغانستان نے نئی روح پھوکی۔ افغانستان آزاد ہو چکا ہے۔ اور مهاجرین اپنے وطن کو آباد کرنے والیں جاری ہیں۔ دنیا افغان مجاہدین کی لامحدود قربانیوں اور لازوال کارناموں سے متعارف ہے اور آئندہ کوئی بھی قوم اور ملک افغان قوم کے مقابلے میں آنے کی جرات نہیں کر سکے گی۔ اگرچہ افغانوں نے بیس لاکھ سے زائد شہدا کا نذرانہ پیش کیا لاکھوں زندگی بھر کیئے مخلوق ہو چکے، میں لیکن ان کے حوصلے جوان ہیں اور ابھی تو افغان قوم کو ایک نئے عزم سے اپنے ملک کی بر بادی کو آبادی و خوشحالی میں تبدیل کرنے کا آغاز کرنا ہے۔

بعقیہ : امام بیہقی رحم

دلائل کے لحاظ سے بیہقی کی سنن کبری سے زیادہ جامع اور کامل تصنیف حدیث و سنت کے ذخیرہ میں موجود نہیں۔ گویا امام صاحب نے تمام حدیشوں کو چنان بین کر کے اس میں جمع کر دیا ہے۔

سنن کبری دس جملوں میں حیدر آباد کن سے ۱۳۵۶ھ تا ۱۳۸۳ھ شائع ہو چکی ہے۔ (تذکرہ الحدیثین ج ۲ ص ۷۴)